33/12
220

Date: 21-9-13

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام:

اسمگلنگ کا مال خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

مثلاً ایران سے براستہ کوئٹہ اور دوسرے بارڈر سڑک کے راستے سے شاپنگ بیگ کا خام مال آتا ہے اس میں سے کچھ کا ٹیکس ادا کیا جاتا ہے اور باقی تمام کا ٹیکس ادا نہیں کیا جاتا۔ اس کے بعد وہ خام مال پورے ملک میں بیچا جاتا ہے تو کیا اس خام مال کو خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

عبدالصمد معرفت فرقان احمد
03213110100 نئی کراچی 0321-3110100

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۵۸/۱۵۷۶
مورخہ

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلّیاً

شریعت کی رو سے ہر شخص کو فی نفسہ اپنے مملوک مال سے ہر جائز اور حلال کاروبار کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنی رقم سے اپنی ضرورت اور پسند کا کاروبار کرے، اور اپنی پسند کی چیزیں جہاں سے چاہے خریدے (خواہ اپنے ملک سے یا بیرون ملک سے) اور جہاں چاہے بیچے (خواہ اپنے ملک میں یا بیرون ملک میں) کیونکہ بیرون ملک سے مال خریدنے یا اپنا مال بیرون ملک لے جا کر بیچنے پر شرعاً کوئی پابندی نہیں ہے بلکہ شرعاً فی نفسہ یہ جائز ہے، لیکن اگر مسلم حکومت عام مسلمانوں کے مفاد کی خاطر کسی مباح امر پر پابندی عائد کردے تو شہریوں کیلئے اس قانون کی پابندی کرنا شرعاً لازم ہے اور اس کی خلاف ورزی کرنا گناہ اور قانوناً جرم ہے، لہٰذا اسمگلنگ کے ذریعے کاروبار کرنا حکومتی قوانین کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں، اس لئے ہر شہری کو اس سے بچنا چاہئے، لیکن اس کے باوجود اگر کسی نے مذکورہ اسمگلنگ شدہ خام مال خرید لیا اور اسے آگے فروخت کرکے یا کوئی چیز تیار کرکے نفع کمالیا تو شرعاً اس نفع کو حرام نہیں کہیں گے بلکہ یہ نفع حلال ہوگا، البتہ قانون کی خلاف ورزی کا گناہ ہوگا اور سزا کی نوبت بھی آسکتی ہے۔

(ماخذہٗ التبویب: 42/16،1439/1499)

لما في قوله تعالي (النساء : 59)

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا }

لما فی تبيين الحقائق :(۴؍۲۰۵)

لأن طاعة أولي الأمر واجبة قال الله تعالى {أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم} [النساء: 59]

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية – (7 / 99)

{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ} [النساء: 59] وَقَالَ – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ –: «اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَلَوْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ أَجْدَعُ مَا حَكَمَ فِيكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ – تَعَالَى» وَلِأَنَّهُ نَائِبُ الْإِمَامِ، وَطَاعَةُ الْإِمَامِ لَازِمَةٌ كَذَا طَاعَتُهُ؛ لِأَنَّهَا طَاعَةُ الْإِمَامِ، إلَّا أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا تَجُوزُ طَاعَتُهُمْ إيَّاهُ فِيهَا؛ لِقَوْلِهِ – عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ –: «لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ» وَلَوْ أَمَرَهُمْ بِشَيْءٍ لَا يَدْرُونَ أَيَنْتَفِعُونَ بِهِ أَمْ لَا، فَيَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فِيهِ إذَا لَمْ يَعْلَمُوا كَوْنَهُ مَعْصِيَةً؛ لِأَنَّ اتِّبَاعَ الْإِمَامِ فِي مَحَلِّ الِاجْتِهَادِ وَاجِبٌ، كَاتِّبَاعِ الْقُضَاةِ فِي مَوَاضِعِ الِاجْتِهِ.

الموسوعة الفقهية الكويتية – (45 / 149)

اتَّفَقَ الْفُقَهَاءُ عَلَى وُجُوبِ بَذْلِ الطَّاعَةِ لِأَوْلِيَاءِ أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ فِي كُل مَا يَأْمُرُونَ بِهِ و

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

يَنْهَوْنَ عَنْهُ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَعْصِيَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى، لِقَوْلِهِ تَعَالَى : { يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ } وَلِمَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ . كَمَا اتَّفَقُوا عَلَى حُرْمَةِ الْخُرُوجِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ عَادِلًا، أَمَّا الْخُرُوجُ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ جَائِرًا فَقَدِ اخْتَلَفَ الْفُقَهَاءُ فِي حُكْمِهِ.

وفی تکملہ رد المحتار (7،466)

وفي شرح الجواهر: تجب إطاعته فيما إباحه الدين وهو ما يعود نفعه إلى العامة، كعمارة دار الاسلام والمسلمين مما تناوله الكتاب والسنة والاجماع اهـ. وفي النهاية وغيرهما: روي عن أبي يوسف لما قدم بغداد صلى بالناس العيد وكلفه هارون الرشيد وكبر تكبير ابن عباس رضي الله عنهما. وروي عن محمد هكذا. وتأويله أن هارون أمرهما أن يكبرا تكبير جده، ففعلا ذلك امتثالا لامره، وقد نصوا في الجهاد على امتثال أمره في غير معصية. وفي التاترخانية عن المحيط: إذا أمر الامير أهل العسكر بشئ فعصاه في ذلك واحد فالامير لا يؤدبه في أول وهلة، ولكن ينصحه حتى لا يعود إلى مثل ذلك بل يعذره، فإن عصاه بعد ذلك أدبه، إلا إذا بين في ذلك عذرا فعند ذلك يخلي سبيله، ولكن يحلفه بالله تعالى لقد فعلت هذا بعذر اهـ. وقد أخذ البيري من مجموع هذه النقول أنه لو أمر أهل بلدة بصيام أيام بسبب الغلاء أو الوباء وجب امتثال أمره، والله تعالى أعلم.........................

والله اعلم بالصواب

محمد عاصم بن عمر فاروق عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۰۲/ذوالحجہ/۱۴۳۴ھ

۰۸/اکتوبر/۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۲/۱۲/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۳/۱۲/۱۴۳۴ھ

مفتی

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۵۶۶/۵۸

Scanned by CamScanner